Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **urdu**
Catagory **Psychology**

پھر اسنے اپنے باپ کو گھر سے نکال دیا

اسنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جکڑ رکھا تھا۔ تو کیا بیٹی کے گھر پر رہوں۔۔۔۔۔۔ اچھا لگتا ہے بیٹی کے گھر رہنا ؟ ایک لمحہ وہ میرے طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے رہے پھر گردن جھکادی اور نہایت ئی آہستگی سے کچھ کہنے لگے انکی آواز اس قدر مدہم تھی کہ شاید وہ خود ہی سن پائے کہ وہ کیا کہہ رہے تھے اسکی نظریں پھر میری اور اٹھیں وہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے لیکن پھر سانس چھوڑتے ہوئے گردن جھکادی انکی آنکھوں میں نمی آچکی تھی۔

آج سے ایک سال قبل (رمضان 2011 میں) میری ملاقات مسیحی برادری کے ایک بزرگ سے ہوئی جنہیں انکے بیٹے نے یہ خیال کیئے بغیر کہ 86 سالہ بوڑھا بزرگ جسکی ہڈیاں بھی اب وزن اٹھانے کے لائق نہیں رہیں جنہیں دن رات میں سے زیادہ عرصہ بستر پر گزارنا پڑتا ہو اگر گھر سے نکال دیئے گئے تو کہاں جائیں گے۔ لیکن خدا بھلا کرے آج کے نوجوانوں کا جو یہ بھول جاتے ہیں کہ والدین کو گھروں سے نکالنے کی جو رسم چل پڑی ہے اگر مزید زندہ رہی تو کل اسکا شکار وہ خود بھی ہو سکتے ہیں۔

انکل تو کیا آپکا بیٹا نہیں ہے ؟ میں فکر مندانہ انداز میں پوچھا، وہ بہت دکھی تھے۔۔ ارے نہ ہوتا اچھا تھا۔۔ کم از کم یہ دن تو نہ دیکھنے پڑتے ۔ سوری انکل میرا ارادہ آپکو پریشان کرنا نہیں بلکہ میں اس لئے جاننا چاہتا ہوں کہ شاید آپکے لئے کچھ کر سکوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن نہیں مجھے لگ رہا تھا کہ اس بارے میں کوئی گفتگو نا ہی کرتا تو بہتر تھا، بینے انجانے میں انکی پریشانیوں کو چھیڑ دیا تھا۔

انکل ہم سب آپکے ساتھ ہیں، ہم خدا سے آپکے لئے پرے (pray) کریں گے آپ یقین رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ انہوں نے ہلکے سے گردن کو دائیں بائیں جھٹک دیا در حقیقت انہیں میری بات سے کوئی تسلی نہیں ہوئی۔ میں جانے کے لئے کھڑا ہو چکا تھا انکل میں اللہ پاک سے آپکے لئے دعا کروں گا، مجھے یقین ہے کہ میرا رب میری دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور انشا اللہ آپکا بیٹا

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

اسکے بعد مینے اپنے کچھ دوستوں کو دعا کے لئے عرض کیا کہ وہ نا صرف ہر نماز کے بعد بلکہ سحر و افطار میں بھی انکل کے لئے خصوصی دعا کریں ، کم و بیش آدھا گھنٹہ میری انکل سے اس موضوع پر گفتگو رہی جس میں سے ضروری نکات میں آپ سے بانٹتا چلوں گا تا کہ مقصد کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے۔

تین دن بعد

میری انکل سے دوبارہ راستے میں ملاقات ہو گئی آج وہ کچھ بدلے بدلے سے تھے انہوں نے مجھے دیکھتے ہی گفتگو کا آغاز کیا گویا کہ وہ مجھے ہی ڈھونڈ رہے تھے بیٹا آپ نے لاسٹ ٹائیم کہا تھا کہ آپ میرے لئے پرے (pray) کریں گے ۔جی (ہاں) انکل کل میرے بیٹے نے مجھے فون کیا۔ اوہ ماشاٗاللہ انکل پھر تو آپکو مبارک ہو دیکھا انکل مینے آپسے کہا تھا کہ اللہ پاک آپکی ضرور مدد کرے گا۔ انکل نے میری بات پر خوشی سے گردن کو ہاں میں ہلایا اور پھر کانپتے ہاتھوں سے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا شکر ہے اس نالائق نے فون تو کیا ورنہ 14 مہینوں سے تو اسنے یہ جاننے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی کہ اس کا باپ زندہ ہے کہ مر گیا۔ ارے نہیں انکل اللہ آپکو زندگی دے انشاٗاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔

کچھ عرصہ بعد

اندازاً تین چار مہینے بعد میرا دوبارہ وہاں جانا ہوا معلوم کیا تو پتہ چلا کہ انکا بیٹا انہیں واپس گھر لے گیا۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی یقیناً کسی بھی انسان کے لئے بہتریں رہائش اسکا گھر ہی ہو سکتا ہے۔

نفسیاتی پہلو

انکل کے نزدیک انکے گھر سے نکالے جانے کی ذمہ دار انکی بہو تھی، کیوں کہ بیٹے نے غیروں میں شادی کر لی اگر اپنے خاندان کی کسی لڑکی سے شادی کرتا تو وہ گھر بناتی برباد نہیں کرتی لیکن بیٹا نافرمان تھا ماں باپ کی نہیں سنی اپنی من مانی کی اب سب بھگت رہے ہیں۔

یہاں پر غلطی ہم سب سے ہو جاتی ہے جب ہم اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار کسی اور کو سمجھنے لگتے ہیں تب ہمیں اپنی کوتاہیاں نظر نہیں آتی اور ہم غلطی پر غلطی دوہراتے چلے جاتے ہیں، جسکا سب سے پہلا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم مشکلات سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی اصلاح بھی نہیں کر پاتے۔ لحاظا معاملات الجھن کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

بعد میں جب مینے انکل کے رویہ پر غور کیا تو مجھے انکے کچھ منفی پہلو صاف دکھائی دینے لگے۔

1۔ بچوں کے معاملات میں مداخلت کرنا

2۔ برداشت کی کمی

3۔ چڑچڑاپن

4۔ تنقید کرنا

یہ منفی پہلو کسی بھی عمر میں اور کسی بھی رشتے میں اگر رونما ہو جائیں تو پھر اس رشتہ کا مزا جاتا رہتا ہے پھر کچھ لوگ تو بے مزہ مردہ رشتے کو لیکر چل رہے ہوتے ہیں، یا تو پھر علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں نقصان تو رشتوں کا ہی ہوتا ہے لحاظا

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

ہمیں اس طرح کے تمام منفی رویوں سے خود کو بچانا چاہیے۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اگر ہمارے بزرگوں میں کسی بھی قسم کے منفی پہلو جنم لینے لگیں تو ان منفی رویوں کو ختم کرنے میں انکا ساتھ دینا چاہیے۔ یاد رکھیں کسی بھی انسان کی زندگی کا سب سے پر سکون اور حسین ترین وقت اسکے بچپن کا ہوتا ہے، اور یہ اعزاز ہمارے والدین کے سر جاتا ہے وہ انکی محبت ہی تھی جس نے ہمارے بچپن کو تمام عمر کے لئے یادگار بنا دیا۔ اور آج ہمارے والدین بھی زندہ ہیں اور انکی محبت بھی زندہ ہے مگر افسوس کے ہم نے خود ہی خود کو اس سکوں سے دور کر دیا ہے۔

Article Link http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2108
Join us on facebook https://www.facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!